انتخاب خطوطِ غالب

میر مہدی مجروح کے نام خط کا نمونہ جو مرزا غالب نے لکھا تھا۔

"آیا آیا میرا پیارا مجروح آیا۔ آؤ میاں بیٹھو یہ رام پور ہے دار السرور ہے ۔۔۔"

غالب نے میر مہدی مجروح کو سات سال میں کل سولہ (16) خطوط لکھے۔ ان شروع کے چند ایک دو خط کو چھوڑ کر تمام خطوں میں غالب نے اپنی پنشن کے بند ہو جانے اور پھر دوبارہ جاری ہو جانے کے درمیان جن مشکلات کا سامنا کیا تھا اس کا بھرپور عکس نمایاں طور پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان سات برسوں میں غالب نے بے حد غربت اور مفلسی کی زندگی گزاری ایامِ ضعیفی میں کمزوری نے انہیں توڑ کر رکھ دیا۔ کبھی وہ دلی کے اجڑنے اور دوست و احباب کی اموات اور فرقت کے صدمے کا بھی ذکر ملتا ہے۔

پہلے خط میں میر مہدی حسن کو ان کی والدہ کے انتقال پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اس کے بعد جو خط لکھے ہیں وہ زیادہ تر مسلمانوں کے بگڑے حالات کا ذکر کرتے ہیں۔ دو چار خط ایسے بھی ہیں جن میں برسات کی تباہی اور پھر سردی کی آمد کا ذکر ملتا ہے۔ اس کے بعد تو جس خط کو پڑھا جائے آپ کو محسوس ہوگا کہ غالب کا کردار مقروض، مفلس، تنگ دست اور بیماری سے پریشان حال مرد کا ہے مگر اپنی پریشانی کے باوجود اپنے خطوں میں ایسے ایسے گل و بوٹے ٹانک دیتا ہے کہ یہ خط، خط نہیں بلکہ بذلہ سنجی، مزاح، دل کشی، کھیل اور تفریح کے سامان ہو جاتے ہیں۔ ان خطوں کو پڑھ کر زندگی کو خوش خوش

گزارنے کے سبق آموز حربے ہاتھ لگ جاتے ہیں اور غالب کی فرادی نہیں بلکہ جواں مردی میں زندگی گزارنے کی تمثیل ملتی ہے۔ میر مہدی حسن کے نام لکھے اس خط کو پڑھنے سے پنشن پانے اور "دستنبو" جو غالب کی کتاب ہے اس کی مقبولیت کے بعد جا نم نے ان کو خط لکھا اس سے دیکھ کر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ غالب کتنے خوش ہوئے ہیں۔ خط کا نمونہ یوں ہے

"مجھ کو اللہ نے ایک اور عنایت کی۔ اور اہم غم زندگی میں ایک شگوفہ خوش اور ہمیں بڑی خوشی دی ہے تم کو یاد ہوگا کہ "دستنبو" نواب لفٹننٹ گورنر بہادر کی نذر کی اور دوسری گورنر جنرل بہادر کلکتہ بھیجی تھی آج پانچواں دن ہے کہ نواب لفٹننٹ صاحب کا خط مقام الہ آباد سے بذریعہ ڈاک آیا وہی کا تحفہ افزائی، وہی القاب قدیم، کتاب کی تعریف عبارت کی تحسین، مہربانی کے کلمات، مجھ کو خدا یہاں لائے گا تو اس کی عبادت کرنا پنشن ملنے کا حکم آج کل آیا چاہتا ہے اور یہ بھی توقع بڑی ہے کہ گورنر جنرل بہادر کے یہاں سے بھی کتاب کی تحسین اور سفارش کے مضمون کی آواز"

غرض کہ غالب کے سارے خطوط میں دل کی تباہی کے ساتھ ساتھ ان کی مفلسی اور ناداری کا ذکر ہی ملتا ہے۔ مرزا غالب تنگ دستی اور زبوں حالی میں بھی زندگی سے مایوس نہیں ہوئے اور مرزا قربان علی سالک کا یہ شعر لکھتے ہیں

تنگ دستی اگر نہ ہو سالک
تندرستی ہزار نعمت ہے

اس کے بعد آخری یعنی سولہویں خط شروع ہی اس طرح ہوتا ہے

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے۔

نتیجہ:- غالب کے تمام خطوط میں موسم، دلی کی ویرانی، اور ~~سے~~ پنشن وصول پانے کا تذکرہ ملتا ہے۔

Scanned with CamScanner